

پیٹھا کدو



دیبا جاوید
غذا ایت سے بھر پور پیٹھا کدو بطور غذا اور دو صدیوں سے استعمال ہو رہا ہے۔ اس میں حرارے بہت کم ہوتے ہیں۔ اردو میں اسے پیٹھا کدو یا سفید کدو کہتے ہیں جبکہ انگریزی میں اس کے نام ہیں Winter Melon, Ash Gourd, White Gourd اور Benincasa Cerifera نام کا لاطینی نام۔ اس کا تعلق Cucurbitaceae فیملی ہے۔ زمانہ قدیم سے اسے اٹلی یا چائنا کا لاطینیائی گی میں کاشت کیا جا رہا ہے۔ چائنا میں یہ 2000 سال سے استعمال ہو رہا ہے وہاں اسے Preserving Gourd کہتے ہیں۔ پیٹھا کدو کا پھل پھولتے ہوئے بڑے سبز ہی غذائی و ادویاتی طور پر استعمال ہوتے ہیں۔ اٹلی یا پاکستان میں اسے بطور بڑی استعمال کیا جاتا ہے۔ اس سے کینیڈا یا امریکی جگہ ہے۔ چائنا اور تائیوان میں اس سے سوپ بنایا جاتا ہے۔ اس سے مشروب بھی جتا ہے جو Winter Melon Tea کے نام سے مارکیٹ میں دستیاب ہے۔

پہلے 25 سے 40 سینٹی میٹر لمبا ہوتا ہے اس کی شکل لمبوتری سے گول ہوتی ہے اور اندر کا گودا سفید اور Spongy ہوتا ہے۔ کبھے گودے کا ڈاڈا آنتھ بیٹھا ہوتا ہے جبکہ بیٹھا ہوا ڈاڈا Bland ہوتا ہے۔ باہر کا چمکا ہوا بڑا سخت ہوتا ہے کیونکہ اس کے اوپر قدرتی ویکس کوٹنگ ہوتی ہے جس کی وجہ سے پھل کی ٹیٹل آؤٹ بڑھ جاتی ہے۔ اسے 12 ماہ تک بغیر فریج میں رکھ سکتے ہیں یا جاسکتا ہے۔ قدرتی ویکس کوٹنگ کی وجہ سے اسے Wax Gourd کا نام بھی دیا جاتا ہے۔ اس کا وزن 2 سے 50 کلوگرام تک ہوتا ہے۔

پھل کی خصوصیات
مفتویٰ یا باری کے بخار کو دور کرتا ہے وافر کم اور معائنہ کثیر پیٹھا کدو اور وافر کثیر بخار و غم و داغ بخار اور ٹانگ ہے۔ پیٹھا کدو Natural Healen کہا جاتا ہے۔ آئیوریک اور وافر کثیر بخار و داغ بخار اور ٹانگ سے اسے بطور ٹانگ استعمال کروایا جاتا ہے۔

آئیوریک میں دماغی کمزوری اور اعصابی تکلیف مرگی Insanity Parabola کے علاج کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے۔ پیٹھا کدو میں تقریباً 90 فیصد پانی ہے لہذا اس کے استعمال سے وزن نہیں بڑھتا کیونکہ جتنا بولک رہتا (استعمال) بڑھاتا ہے اور پختی کو چھانٹنے میں بدلے سے روکتا ہے۔ جبکہ اس کے گودے اور چینی سے بنی سویٹ ڈش (طلو) جسمانی کمزوری اور تھکن کو دور کرتی ہے اور وزن بڑھانے (پیٹھا کدو خون کی بیماریاں سانس کی تکلیف (دم) اور گردے کی پتھری کے علاج کے لئے بھی مفید پایا گیا ہے۔ معدے کی تیزابیت کو ختم کرتا ہے۔ پیٹھا کدو آہ ہے۔ بلڈ پریشر کو بڑھانے نہیں دیتا اور فاسفادوں کو نکالتا ہے۔

تحقیق کے مطابق پیٹھا کدو کا الکول میں ایکٹریکٹ Antinociceptive اور وافر بخار اثرات رکھتا ہے۔ خون کی کمی کے علاج کے لئے پتوں اور پھل کا خشک سفوف Buttermilk کے ساتھ ایک چائے کا چمچ استعمال کروایا جاتا ہے اور اس کا میٹھا لوکڈ ایکٹریکٹ ڈائریا (اسہال) کو ختم کرنے میں موثر ثابت ہوا ہے۔

تحقیق سے یہ بھی ثابت ہوا ہے کہ پھل میں مانع تکلیف مرکبات پائے جاتے ہیں جو الزائمر بیماری سے بھی محفوظ رکھتے ہیں۔ ایک تحقیق کے مطابق پھل میں وافر ٹرینر Terpenes بھی پائے جاتے ہیں۔ چائنا میں پیٹھا کدو کا استعمال کاٹیکس میں خاصا مقبول ہے۔ یہ پتھرے کی جھریوں اور داغوں Blemishes کو دور کرتا ہے اور جلد کو نرم اور زیتا دیتا ہے۔ اٹلی میں اسر کے علاج کے لئے اس کے جوں کو استعمال کیا جاتا ہے۔

جوں کی خصوصیات
پیٹھا کدو کا جوں بھی کی بیماریوں کے علاج کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ مسکن ہے اور بے خوابی کو دور کرتا ہے۔ ذیابیطس، ہیڈمی اور اسر کے علاج کے لئے بہترین ہے۔ سہارمن پیٹھا کدو کے تیزابیت اور جوں کو دور کرتا ہے۔ سرکری Poisoning اور اسپ کے کٹنے کی صورت میں موثر Antidote ہے۔

گندم غذا بھی علاج بھی - تحریر نمبر 1928

اسے پکا لیں۔ جب اچھی طرح جوش آجائے تو پھان لیں اور اس میں ایک بڑا چمچ شہد ملا کر مات کو سوتے وقت پی لیں۔ اس سے قبض بھی دور ہوگا اور ہوا ہلکا بھی پٹا ہو کر نکل جائے گا۔ اگر ناک بند ہو کر کام تیز ہو تو آپ آدھی پیالی پانی میں تھوڑا سا پھیلوں کا سرکہ ملا کر جوش دیں۔

اس میں دو چمچ بھوی ملائیں اور پھر پیالے میں نکال کر اس کی بجائے پی لیں۔ اس طرح ناک کھل جائے گی۔

پیٹھا کدو کی تکلیف
اگر پیٹھا کدو میں جھلن ہو تو مریض کو بہت اذیت ہوتی ہے۔ اس کیفیت میں بھی گندم سے فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے۔ تقریباً 12 گرام گندم کو صبح کو کھائی جائے۔ اس کے پیلے میں رات کو بھجھو لیں۔ صبح اسے لکڑی اور پھان لیں اس کے پانی میں 20 گرام صبری ملا کر پی لیں۔

اسے پکا لیں۔ جب اچھی طرح جوش آجائے تو پھان لیں اور اس میں ایک بڑا چمچ شہد ملا کر مات کو سوتے وقت پی لیں۔ اس سے قبض بھی دور ہوگا اور ہوا ہلکا بھی پٹا ہو کر نکل جائے گا۔ اگر ناک بند ہو کر کام تیز ہو تو آپ آدھی پیالی پانی میں تھوڑا سا پھیلوں کا سرکہ ملا کر جوش دیں۔

اس میں دو چمچ بھوی ملائیں اور پھر پیالے میں نکال کر اس کی بجائے پی لیں۔ اس طرح ناک کھل جائے گی۔

پیٹھا کدو کی تکلیف
اگر پیٹھا کدو میں جھلن ہو تو مریض کو بہت اذیت ہوتی ہے۔ اس کیفیت میں بھی گندم سے فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے۔ تقریباً 12 گرام گندم کو صبح کو کھائی جائے۔ اس کے پیلے میں رات کو بھجھو لیں۔ صبح اسے لکڑی اور پھان لیں اس کے پانی میں 20 گرام صبری ملا کر پی لیں۔



چند روز میں جھلن دور ہو جائے گی۔ گندم کے پودے کا رس پیا جائے تو بھی فائدہ ہوگا۔

چیرے کی شادابی
گندم سے گھر بطور پراہن بھی بنایا جاتا ہے۔ اس کے لئے دو چمچ گندم کے آٹے میں ایک چمچ بالائی اور آدھے لیٹوں کا رس ملا لیں۔ اگر یہ سخت ہو تو اس میں تھوڑا سا عرق گلاب ملا کر چیرے پر اپرٹی کی طرح لگا لیں۔ تقریباً 15 منٹ بعد اسے ہاتھوں سے مل کر تار لیں اور دھو لیں۔

چیرے خشک ہونے پر عرق گلاب لگا لیں وہ گھر جائے گا۔ اکثر نوملوو پیچے کے چیرے پر رواں (نرم باریک بال) ہوتے ہیں۔ اسے ختم کرنے کے لئے بزرگ خواتین آدھی پیالی آٹے میں ایک چمچ گھی اور چمچ بھر تک ملا کر سخت آٹا کو تھک لیں ہیں پھر تھوڑا سا آٹا بھرے کی طرح گول بنا کر بچکے یا تھکے سے آہستہ آہستہ چھانی پر لگائی ہیں تاکہ بچکے کو تکلیف نہ دہوں میں تین دن میں روٹی آجاتی ہے اور 8 سے 10 دن میں روٹی آہستہ آہستہ کم ہوجاتی ہے۔

تقریباً 12 سال سے کم عمر بچیاں بھی چیرے اور تھوڑے پراٹا لگا کر ان سے بچھکارا پکتی ہیں۔ انہیں چائے کر اس میں نمک زیادہ شامل کریں۔ ایسا کرنے سے تین ہفتوں میں بال کم

کے ساتھ چوکر کی روٹی بہترین غذا ہے اور قبض کے پرائے مریض بھی جب یہ آٹا کھانا شروع کرتے ہیں تو تندرست ہو جاتے ہیں۔

سرسوں کے ساگ اور کئی یا گندم کی چوکر والی روٹی پر مریض لگا کر کھانے سے قبض کا مسئلہ نہیں رہتا۔ قبض کو کم الامراض کہا جاتا ہے اس لئے کہ اس سے پورے جسم کا نظام گزرتا ہوا جاتا ہے۔ شوگر کے مریضوں کو بھی چوکر والی روٹی تجویز کی جاتی ہے۔ قدرت نے چوکر میں وٹامنز، معدنی اجزاء اور صحت بخش شے کی تمام ضرورتیں رکھی ہیں۔ اس کے فائبر پر مشتمل اجزاء، آنتوں میں چپکے ہوئے فضلے کو بھی باہر لے آتے ہیں۔

چوکر والی روٹی خون کی گردش کو متوازن رکھتی ہے۔ یہ غذا کی نالی کے زخموں، بخاروں اور ورم کو بھی ٹھیک کرتی ہے۔ پتے اور گردے کی پتھری کا آسان علاج بھی چوکر ہے۔ آج کل چوکر کی ذیل روٹی اور رس یا آسانی دستیاب ہیں۔ آپ کے لئے بہتر ہے کہ آٹے کو کھینچ کر چھانٹا جائے اور پھر فائدہ اٹھائیے۔ اس کے استعمال کو معمول بنائیں آپ کے پورے گھرانے کی صحت ٹھیک رہے گی۔

نزلہ و زکام
اگر آپ کو نزلہ و زکام ہو سر بھاری محسوس ہو تو ایک بڑے کپ پانی میں چائے کے دو چمچ آٹے سے نکالی ہوئی چوکر ڈال کر

سعدیہ قمر
داؤن کا جوں
تقریباً آدھی پیالی گندم کے دانوں کو اچھی طرح دھو لیں۔ اب ایک صاف مٹی کے پیالے میں دو پیالی پانی ڈالیں اور گندم شامل کر دیں۔ اسے شام کے وقت بھجھوئے ہوئے وقت نوٹ کر لیں اسے کم از کم 12 سے 14 گھنٹے بھجھوئے ضروری ہے۔ صبح و شام یہ پانی پی لیں۔ اس میں شہد، چینی، لیٹوں اور نمک سمیت کوئی چیز شامل نہ کریں۔ گندم کا پانی تازہ ہونا چاہئے اور اسے پینے کے ایک گھنٹے بعد تک کچھ کھانا یا پینا نہ جائے۔ تین ہفتوں تک مسلسل یہ پانی پینے سے جسم میں قوت آجاتی ہے اور بیماری کی وجہ سے لاغر ہو جانے والے مریضوں کی توانائی بحال ہونے لگتی ہے۔

بھوی یا چوکر کی افادیت
پہلے زمانے میں پتھر کے دو بڑے ہات لے کر انہیں ہاتھ سے چیلنے والی بچی کی شکل دی جاتی تھی۔

چھوٹی بڑی بچیاں ہر گھر میں موجود ہوتی تھیں اور خواتین ان پر مختلف مصالحے اور آٹا خود ہتی تھیں۔ اس طرح سرخ رنگ کا آٹا حاصل ہوتا جس میں چوکر سمیت کبھی کبھار شامل ہوتا تھا اور وہ زیادہ وقت خشک ہوتا تھا۔ چوکر والے آٹے کے استعمال سے قبض نہیں ہوتا اور آنتوں کی سوزش دور ہوتی ہے۔ بری سبزی

لوکی - غذا ایت سے بھر پور سبزی



رب کریم نے ہماری حفاظت کا نہایت قدرتی طور پر ہم کو کھنڈا رکھنے کا خود کار نظام موجود ہے۔ لیکن ہمیں بیرونی طور پر قریب کرکٹ کرنا ہے۔ جلد کی سطح پر بنا یا ہوئی جراثیم شہد کا کارہ ہے۔ یہ ہر قسم کا موسم ایک مناسب حد تک برداشت کر سکتا ہے۔ موسم سرد ہو یا گرم، ہمارے جسم کا اندرونی درجہ حرارت صحت کی حالت میں تقریباً یکساں رہتا ہے۔

قدرتی طور پر ہم کو کھنڈا رکھنے کا خود کار نظام موجود ہے۔ لیکن ہمیں بیرونی طور پر قریب کرکٹ کرنا ہے۔ جلد کی سطح پر بنا یا ہوئی جراثیم شہد کا کارہ ہے۔ یہ ہر قسم کا موسم ایک مناسب حد تک برداشت کر سکتا ہے۔ موسم سرد ہو یا گرم، ہمارے جسم کا اندرونی درجہ حرارت صحت کی حالت میں تقریباً یکساں رہتا ہے۔

قدرتی طور پر ہم کو کھنڈا رکھنے کا خود کار نظام موجود ہے۔ لیکن ہمیں بیرونی طور پر قریب کرکٹ کرنا ہے۔ جلد کی سطح پر بنا یا ہوئی جراثیم شہد کا کارہ ہے۔ یہ ہر قسم کا موسم ایک مناسب حد تک برداشت کر سکتا ہے۔ موسم سرد ہو یا گرم، ہمارے جسم کا اندرونی درجہ حرارت صحت کی حالت میں تقریباً یکساں رہتا ہے۔

قدرت نے ہماری حفاظت کا نہایت قدرتی طور پر ہم کو کھنڈا رکھنے کا خود کار نظام موجود ہے۔ لیکن ہمیں بیرونی طور پر قریب کرکٹ کرنا ہے۔ جلد کی سطح پر بنا یا ہوئی جراثیم شہد کا کارہ ہے۔ یہ ہر قسم کا موسم ایک مناسب حد تک برداشت کر سکتا ہے۔ موسم سرد ہو یا گرم، ہمارے جسم کا اندرونی درجہ حرارت صحت کی حالت میں تقریباً یکساں رہتا ہے۔

قدرتی طور پر ہم کو کھنڈا رکھنے کا خود کار نظام موجود ہے۔ لیکن ہمیں بیرونی طور پر قریب کرکٹ کرنا ہے۔ جلد کی سطح پر بنا یا ہوئی جراثیم شہد کا کارہ ہے۔ یہ ہر قسم کا موسم ایک مناسب حد تک برداشت کر سکتا ہے۔ موسم سرد ہو یا گرم، ہمارے جسم کا اندرونی درجہ حرارت صحت کی حالت میں تقریباً یکساں رہتا ہے۔

قدرتی طور پر ہم کو کھنڈا رکھنے کا خود کار نظام موجود ہے۔ لیکن ہمیں بیرونی طور پر قریب کرکٹ کرنا ہے۔ جلد کی سطح پر بنا یا ہوئی جراثیم شہد کا کارہ ہے۔ یہ ہر قسم کا موسم ایک مناسب حد تک برداشت کر سکتا ہے۔ موسم سرد ہو یا گرم، ہمارے جسم کا اندرونی درجہ حرارت صحت کی حالت میں تقریباً یکساں رہتا ہے۔

ذیابیطس کے مریضوں کے لئے آم کھانا کیسا ہے

آم مٹھاس سے بھر پور ایک پھل ہے جس کی وجہ سے بہت سے لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ آم ذیابیطس کے مریضوں کے لئے فائدہ مند نہیں بلکہ نقصان کا باعث بنتا ہے۔ آج ہم آپ کی اس ہی غلط فہمی کو دور کرنے والے ہیں کہ کیا واقعی ذیابیطس کے مریضوں کے لئے آم کھانا صحیح ہے؟ ماہرین صحت کے مطابق یہ صرف ایک افواہ ہے کہ آم کھانا ذیابیطس کے مریضوں کے لئے شیک نہیں ہے۔ موسم کے آم کھانا ذیابیطس کے مریضوں کو نقصان نہیں پہنچاتے لیکن انہیں آم کھانے وقت اس کی مقدار کا خاص خیال رکھنا ہوگا۔

طبی ماہرین کا کہنا ہے کہ آم میں وٹامن سی، وٹامن بی 6 اور وٹامن ائی ہونے کے ساتھ ساتھ گلوکوز پر ادرورٹ بھی پایا جاتا ہے۔ آم میں موجود وٹامن سی جسم میں آزن کی کمی پوری کرنے کے ساتھ ساتھ قوت مدافعت کے لئے بھی بہترین ہوتا ہے۔

دوسری جانب آم میں فائبر اور بنی آکسیدیشن بھی پائے جاتے ہیں جس سے خون میں موجود شکر کی مقدار بھی معتدل رہتی ہے۔

ماہرین صحت کا کہنا ہے کہ اگر ذیابیطس کے مریض آم کھانا چاہتے ہیں تو سب سے پہلے آپ کو اس کی مقدار کا خاص خیال رکھنا ہوگا اور کھانے کے بعد آم کھانے سے گریز کرنا ہوگا کیونکہ ایسا کرنے سے خون میں موجود شکر کی مقدار بڑھ سکتی ہے۔

طبی ماہرین کا مزید کہنا ہے کہ پھل کھانے کا سب سے بہترین وقت صبح کا ہوتا ہے لیکن ضروری ہے کہ آپ آم کھانا استعمال کرنے سے قبل اپنے ڈاکٹر سے مشورہ کر لیں۔

موسم برسات بیماریوں کا موسم

ایشیا کو کھینوں سے بچانے کے لئے اچھی طریقہ ڈھانپ کر رکھیں۔ کیونکہ کھیاں مختلف بیماریوں کے جراثیم ایک جگہ سے دوسری جگہ تک پہنچانے میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ 4۔ کھانا پکانے سے پہلے اپنے ہاتھ اچھی طرح صابن اور صاف پانی سے دھو لیں۔ گندے ہاتھ بیماری کا باعث بنتے ہیں۔ 5۔ ڈائریا ہونے کی صورت میں بچوں کو نمکول پلا میں اور دوسری غذا بھی جاری رکھیں۔ نمکول بڑوں کو بھی دیا جاسکتا ہے۔

6۔ دبا کے دنوں میں سب کو پیاریوں کے خلاف حفاظتی ٹیکے لگوانے چاہئیں۔ لیبر یا کھانا علاج

پینے یا استعمال کرنے سے زیادہ تر معدے اور آنتوں کی بیماریاں لاحق ہوتی ہیں۔ مثلاً: ہیپٹائٹس، میجاوی بخار، ہیپٹائٹس، ڈائریا (اسہال) بد ہوشی، ہیپٹ کے کیزے وغیرہ۔ ان بیماریوں سے بچنے کے لئے مندرجہ ذیل حفاظتی تدابیر پر عمل کرنا ضروری ہے۔

1۔ پینے کے لئے صاف پانی استعمال کیا جائے اور اگر نمکین ہو تو دبا کے دنوں میں پانی کو ہال کر پینے اور کھانا پکانے کے لئے استعمال کریں۔ 2۔ گلے سے پھل اور کچی سبزی پکانے سے پرہیز کریں۔ پھل اور سبزیوں کو اچھی طرح دھو کر استعمال کریں۔ 3۔ کھانے پینے کی

کرینڈیا بیٹس کا قدرتی علاج

بوا سیر کے لئے کرینڈیا کے جوشاندے کا شربت بنا کر روزانہ پینے سے آرام آجاتا ہے۔ کرینڈیا کی کڑواہٹ کیسے دور کی جائے؟ یہ سوال تو آموز پانے والی خواتین اور بچپان کیا کرتی ہیں اور اکثر تو اس کے ذائقے ہی کی وجہ سے بہتر پکائی ہی نہیں ہیں جبکہ اگر موسم کی تازہ مہری ہوئی شکل میں پکانا تو درمیان سے لہذا لگا لگا کھانے سے تھوڑے دیر کے لئے چھٹی بھر تک لگا کھانے سے پانی کے ساتھ کھلے گھن یا بچن میں سلیب پر رکھ دیا جائے اور پھر اس پانی کو صنایع کر کے چوکر کے لئے چائیں تو کڑواہٹ باقی نہیں رہتی۔

کرینڈیا بیٹس (کاروبائیڈریس) وٹامن B، کیروٹین، وٹامن C، آزن، پھانٹام کی وسیع تر مقدار موجود ہے۔ اس سبزی کا سبز رنگ اس میں موجود کلوروفیل کی وجہ سے ہوتا ہے۔ بڑیوں اور بچوں کے درد کی بیماریاں جیٹھک، چھک، وڈس اور جڑوں کے امراض جن میں ٹیگر اور آئی کا بڑھ جانا ذیابیطس، چھک، وڈس اور جڑوں کے درد میں بے حد مفید ہے۔ انسانی جسم میں جگر ایک ایسا عضو ہے جسے تو آواہی ضرورت ہوتی ہے اسی طرح دماغ کے لئے کیشیم اور فاسفورس کی بھی ضرورت ہوتی ہے اس کو پورا کرنے کے لئے کرینڈیا بیٹس بہترین سبزی ہے۔ کرینڈیا بیٹس کے مصلح ہی اسے استعمال کرنا مفید قرار دیتے ہیں۔ غوثی کرینڈیا بیٹس کیسے کھلا جائے؟

انسانی ترقی ہی ملکی ترقی کی کنجی ہے

تحریر: یاسر چغتائی

قدیم زمانوں میں کسی سلطنت کے خطرات و ترقیجات جنگوں سے لے کر فتنوں تک محدود ہوا کرتے تھے، جہاں آباد انسانوں کو فقط جنگی ہتھیار کے طور پر استعمال کیا جاتا تھا، پھر وقت گزرتا گیا اور دنیا میں روایتی جنگوں سے ہٹ کر نئے خطرات اور چیلنجز نے جنم لیا۔

عالمی جنگوں کی تباہ کاریوں کے بعد دنیا نے جب اپنی ترقیجات کو تھیل کرتے ہوئے ترقی کا نیا سفر شروع کیا تو ملکوں کی معاشی و سماجی ترقی کو انسانی ترقی ہیوں ڈیولپمنٹ کیساتھ منسوب کیا گیا۔

معاشی و سماجی ترقی انسانی ترقی سے مشروط ہے جس کیلئے سنجیدہ کوششیں کرنا ہوگی ہمارے ہاں انسانی سرمائے کا مثبت استعمال نہ ہونے کے برابر ہے اس حوالے سے پاکستان 159 ویں نمبر پر ہے اور انسانوں پر سرمایہ کاری کرنے کی سنجیدہ کوشش شروع ہوئی، کیونکہ معیشت دان پر فیسر کین گلیکٹر تھو کے مطابق کسی ملک کی معیشت میں بہتری انسانی ترقی اور انسانوں پر خرچ کرنے میں ہی پنہاں ہے اور بہتر انسانوں سے ہم بہتر معیشت حاصل کر سکتے ہیں۔ اسی طرح معروف امریکی معیشت دان فیڈرک نے بھی کہا جو ملک اپنے عوام میں صلاحیتیں پیدا کر کے انہیں معاشی ترقی کیلئے استعمال میں نہیں لاتا، وہ ملک کسی اور شعبہ میں ترقی نہیں کر سکتا۔ ان تمام تجاویز اور تحقیقات کا ثبوت یہ ہے کہ حالیہ دہائیوں میں جن ممالک نے اپنے انسانوں پر زیادہ خرچ کرتے ہوئے انہیں صلاحیت بنا کر استعمال کیا، انہوں نے ترقی حاصل کی اور جو ممالک اپنے عوام کو کامد نہ بنا سکے، گویا وہاں ناکارہ انسانوں کا جم غفیر ملکی وسائل پر بوجھ بن گیا ہے۔

ہم اکثر سوچتے ہوئے کہ پاکستان ترقی پزیر ملک کیوں کہلاتا ہے؟ تو ہمارے ترقی پزیر کہلانے کی بنیادی وجہ انسانی ترقی کا نہ ہونا ہے، درحقیقت ترقی پزیر اور ترقی یافتہ ممالک میں بنیادی فرق انسانی سرمائے کی ترقی اور اسکے بہتر استعمال کا ہی ہوتا ہے۔ مگر ہمارا یہ عالم ہے کہ آج Human

Development Index میں پاکستان

188 ملک کی فہرست میں 159 نمبر پر ہے، انسانی سرمائے کا مثبت استعمال نہ ہونے کے برابر ہے، اسی باعث ملک معاشی مشکلات کا شکار ہے، صنعتیں اور شعبہ جات تباہی کے دہانے پر کھڑے ہیں، قومی ترقی کا پیہ جام ہے اور غربت میں ہر گزرتے دن کے ساتھ اضافہ ہو رہا ہے، ہمارے لوگ غیر ملکی بنیادیں بناتے ہیں۔ دراصل وہ اہم تقاضے جو انسانی ترقی لانے کیلئے ضروری سمجھے جاتے ہیں، ہم انہیں پورا نہ کر سکتے۔

آج انہی غموں و جواہت کو جاننا بوجھ ضروری ہے جو پاکستان میں انسانی ترقی کی راہ میں بڑی رکاوٹیں بنی ہوئی ہیں، اور جن سے کل سے ہی پاکستان انسانی ترقی حاصل کر سکتا ہے، ان بنیادی عوامل میں: غیر معیاری تعلیم و تربیت، صحت و خوراک کا ناقص نظام، روزگار کے کم مواقع، بڑھتی آبادی اور عدم بہبود شمار ہوتے ہیں۔

آج انہی غموں و جواہت کو جاننا بوجھ ضروری ہے جو پاکستان میں انسانی ترقی کی راہ میں بڑی رکاوٹیں بنی ہوئی ہیں، اور جن سے کل سے ہی پاکستان انسانی ترقی حاصل کر سکتا ہے، ان بنیادی عوامل میں: غیر معیاری تعلیم و تربیت، صحت و خوراک کا ناقص نظام، روزگار کے کم مواقع، بڑھتی آبادی اور عدم بہبود شمار ہوتے ہیں۔

آج انہی غموں و جواہت کو جاننا بوجھ ضروری ہے جو پاکستان میں انسانی ترقی کی راہ میں بڑی رکاوٹیں بنی ہوئی ہیں، اور جن سے کل سے ہی پاکستان انسانی ترقی حاصل کر سکتا ہے، ان بنیادی عوامل میں: غیر معیاری تعلیم و تربیت، صحت و خوراک کا ناقص نظام، روزگار کے کم مواقع، بڑھتی آبادی اور عدم بہبود شمار ہوتے ہیں۔

بنائیں گے؟ پاکستان میں انسانوں کی صحت پر سرمایہ کاری بھی ترجیح نہیں رہی، اس کا ثبوت ہم اپنے سالانہ گھریلو پیداوار کے قومی بجٹ سے حاصل کر سکتے ہیں جس میں صحت کیلئے تھوڑا سا حصہ مختص ہوتا ہے۔ آج ہمارے پاس 1300 افراد کیلئے صرف ایک ڈاکٹر موجود ہے، ہسپتالوں میں بنیادی سہولیات نایاب ہیں۔ سندھ کے ہسپتالوں میں بنیادی ویکسین، پنجاب میں بنیادی ادویات اور خیبر پختونخوا کے ہسپتالوں میں آسٹین تک موجود نہیں۔ اسی طرح غذائی خوردگی بر گزرتے دن بڑھ رہی ہے۔ ہمارے 60 سے 70 فیصد بچے محدود جسمانی اور دماغی گروتھ کا شکار ہیں کیونکہ انہیں صحت بخش خوراک میسر ہی نہیں، Global Hunger Index میں پاکستان کا 117 ممالک میں سے 94 واں نمبر ہے۔ UNICEF کی رپورٹ کے مطابق صوبہ سندھ میں 5 سال سے کم عمر 50 فیصد سے زائد بچے غذائی قلت کا شکار ہیں۔

اسی طرح خوراک کا سب سے بڑا ذریعہ یعنی زراعت کا تیز رفتاری سے زوال پزیر ہونا بھی خطرے کی گھنٹیاں بجاتا رہا ہے، ہماری زرعی ترقی کی شرح 1 فیصد سے بھی کم ہے، ملک میں گندم کی پیداوار 40 سے 50 فی من ایکڑ ہے، جبکہ ماہرین کا ماننا ہے کہ آئندہ چند سالوں تک یہ پیداوار 20 سے 25 فی من بڑھانی گئی تو بدترین غذائی بحران سامنا کرنا پڑے گا، جبکہ گذشتہ 60 سالوں میں زراعت کی شرح 40 فیصد اضافہ ہوا جبکہ آبادی میں پانچ گنا اضافہ ہوا ہے۔ چنانچہ جب صحت پر ایسی سرمایہ کاری ہو رہی ہو اور خوراک جیسی بنیادی ضرورت کا کوئی پرسان حال نہ ہو وہاں انسان کی ترقی کیسے کریں گے؟

اس وقت پاکستان کی 13 کروڑ سے زائد آبادی نوجوانوں پر مشتمل ہے جو ملکی آبادی کا 60 فیصد سے زائد بنتا ہے، ہمارے کل پبلنڈ ترین سٹریٹ ہمارے لیے خوش قسمتی بھی ہے اور ایک بڑا چیلنجز بھی، خوش قسمتی اس طرح کہ یہ نوجوان پاکستان کو آگے بڑھانے کیلئے کافی ہیں، اور اپنا کردار ادا کر سکتے ہیں، اور پانچ اس طرح کئی اوقات پاکستان میں نوجوانوں کیلئے روزگار، انکی شخصیت سازی اور پروفیشنل صلاحیت کو بڑھانے کیلئے خاطر خواہ اقدامات نظر نہیں آتے۔ روزگار کے حوالے سے

استعمال سے گریز کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ مولانا جلال الدین رومی عقلمندی تھے۔ ان کی تخلیقات ایک سو سے زائد ممالک میں نصاب کا حصہ ہیں۔ اپنے استاد شمس تبریز کے ساتھ اپنے صوفیانہ سفر کا آغاز کرتے وقت انہیں بھی سخت مخالفت کا سامنا کرنا پڑا۔ محبت کی علامت مانے جانے والے رومی کو دانش کی بلند ترین چوٹیوں تک پہنچنے کے لیے مخالفت کا سامنا کرنا پڑا۔ برصغیر کے صوفی کرام اور مشہور شعراء کو بھی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ صوفی شاعر بابا بلھے شاہ اور شاہ عبداللطیف جوتانی کو اپنے فلسفیانہ سفر میں مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ علامہ محمد اقبال کو بھی ان کی مشہور نظموں کیلئے مخالفت کا سامنا کرنا پڑا تھا اور انہوں نے پھر جواب شکوہ کھیں۔

کہا جاتا ہے کہ جب امیر تیمور نے فارس پر حملہ کیا، تو فارس کے دانش ور اور علماء کو اس کے سامنے لانے کے لیے کہا گیا۔ فارس کے دانش ور مسلم دنیا میں مشہور تھے، اس لیے امیر تیمور ان کے ساتھ ایک مکالمہ کرنا چاہتا تھا۔ ان کے ساتھ مکالمہ کرنے کے بعد امیر تیمور رنجیدہ ہوئے۔ ان کے مطابق ان لوگوں میں حکمت کا فقدان تھا۔ پھر کسی نے انہیں بتایا کہ فارس کے بعض دانشوروں کی مزاحمت کی گئی تھی، وہ اپنی سلامتی کے لیے چھپے ہوئے ہیں۔ امیر تیمور نے انہیں تلاش کرنے کا حکم دیا۔ فارس کے عظیم شاعر اور دانش منہول حافظ شیرازی کو پیش کیا گیا۔ امیر تیمور ان کے دانش سے متاثر ہوئے۔ پھر امیر تیمور نے دریافت کیا کہ اپنے عظیم دانش وروں پر کیوں الزامات جاری ہوئے۔ حافظ شیرازی نے جواب میں بتایا کہ جب یہ دانش ور اپنے طریقے سے کائنات اور خدا کی تخلیقات کے بارے میں بات کرتے ہیں تو لوگ سمجھتے ہیں کہ ان کی بات سمجھنے کے، الزام دینے اور دنیا ایک ایسی شکل میں ہمارے سامنے ہے جہاں ہر شخص اپنے اختیار کے مطابق ظالم ہے جس کی واضح مثالیں ہمیں ہر ملک میں دیکھنے کو ملتی ہیں۔ صبح آکھ کھولتے ہی کوئی نیا واقعہ ہمیں خوش آمدید کہتا ہے۔

تقدیر کی سرگرمیوں کو جنم دیتی ہے۔ جس معاشرے میں ہم رہتے ہیں یہاں ہی پر کشید کرنا جائیداد کے تنازعے یا غیرت کے نام پر قتل کرنا ایک روایت بن چکی ہے جو بظاہر عدم اعتدال یا برداشت سے لاپرواہی دکھاتی دیتی ہے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ کیا یہ شدت پسندی یا عدم برداشت ہمیں برداشت میں ملتی ہے یا یہ موجود حالات اور وقت کی دین ہے؟ اگر ہم ماضی پر نظر دوڑائیں تو چونکا دینے والے مناظر سامنے آجائیں گے جس کے پیچھے کم علمی اور غیروں کی خوشامد کا بھی ہاتھ ہے۔

لفظ دشمنی بذات خود ایک تنقید کا حصہ ہے اسے سنتے ہی نفرت، قتل و غارتگری اور نفرت پسندی کے ذہن میں گردش کرنے لگتے ہیں۔ خاندانی دشمنی جس طرز انداز میں بھی ہو یہ نفرت کو جنم دیتی ہے اور دشمنوں میں فاصلے پیدا کرتی ہے اور جہاں تک اسلام کا تعلق ہے تو اسلام نے نفرت قتل و غارتگری اور نفرت پسندی سے منع کیا ہے اور اسلامی بھائی چارے اور امن کا درس دیا ہے۔ جب خاندانی دشمنی کا ذکر آتا ہے تو یہ وہ فساد ہے جو نسل در نسل چلتا رہتا ہے اور نفرت اور قتل و غارت کا سبب بنتا ہے اور شعور کی کمی ہے۔ خاندانی دشمنی پر اکثر تحقیق کی جاتی ہے اور اس کے آغاز کی وجہ عام معمولی سی بات ہوتی ہے جیسا کہ کسی زمین میں پانی کی ترسیل پر دو خاندانوں کا آپس میں جوں جوں ہوجانے یا پھر زمین کی مٹی پر جھگڑا ہوجاتا ہے کہ یہ میری زمین کی مٹی ہے اس کو نہ اٹھایا کرو۔ اس طرح پیہوں کے لین دین کی وجہ سے بھی تنازعات سامنے آجاتے ہیں یا پھر بچپن کے رشتوں سے انکار کی وجہ سے خاندانی دشمنی کا باعث بن جاتی ہے، مطلب خاندانی دشمنی کا آغاز معمولی باتوں سے ہوجاتا ہے مگر گزرتے گزرتے یہ خطرناک صورت اختیار کر لیتا ہے اور پھر نسل در نسل تباہی کا باعث بنتا جاتا ہے۔

خاندانی دشمنی جو جگہ ہوتی ہے مگر قابل مذاہنوں میں اس وجہ سے خاندان صفحہ ہستی سے مٹ جاتے ہیں اس دشمنی میں پہلے عام سی بات کو لے کر خرد اور انا کا مسئلہ بنایا جاتا ہے اور پھر اس شدید انداز انا کی وجہ سے بات قتل و غارت تک پہنچ جاتی ہے اور ایک فریق نے کسی کو اگر قتل کر دیا تو دوسرا فریق پہلے خاندان والوں کو قتل کر دیتے ہیں اور پھر پہلے خاندان والے دوسرے خاندان والوں کو قتل کر دیتے ہیں یوں نسل در نسل یہ سلسلہ چلتا رہتا ہے۔

بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ عزت سے سراہا کر جینے کا یہی طریقہ ہے کہ دوسرے کی عزت پیروں تلے روند دی جائے۔ ماہرین کے خیال میں عدم برداشت دراصل ہمارے اندر چھپی ہوئی مایوسی سے جنم لیتی ہے اور یہ مایوسی ہمارے ناقص

ابنی جان بھی گنوائی۔ گلیلیو گلیلی کو صرف اس لئے قید کیا گیا کیونکہ اس نے کوپرنیکس تھیوری کی حمایت کی تھی۔ کوپرنیکس نے کہا تھا کہ نظام شمسی کا مرکز سورج ہے اس نظریے کی حمایت کرنے پر گلیلیو کو نظر بند کیا گیا۔ گلیلیو کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ صوفی شاعر بابا بلھے شاہ اور شاہ عبداللطیف جوتانی کو اپنے فلسفیانہ سفر میں مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ علامہ محمد اقبال کو بھی ان کی مشہور نظموں کیلئے مخالفت کا سامنا کرنا پڑا تھا اور انہوں نے پھر جواب شکوہ کھیں۔

کہا جاتا ہے کہ جب امیر تیمور نے فارس پر حملہ کیا، تو فارس کے دانش ور اور علماء کو اس کے سامنے لانے کے لیے کہا گیا۔ فارس کے دانش ور مسلم دنیا میں مشہور تھے، اس لیے امیر تیمور ان کے ساتھ ایک مکالمہ کرنا چاہتا تھا۔ ان کے ساتھ مکالمہ کرنے کے بعد امیر تیمور رنجیدہ ہوئے۔ ان کے مطابق ان لوگوں میں حکمت کا فقدان تھا۔ پھر کسی نے انہیں بتایا کہ فارس کے بعض دانشوروں کی مزاحمت کی گئی تھی، وہ اپنی سلامتی کے لیے چھپے ہوئے ہیں۔ امیر تیمور نے انہیں تلاش کرنے کا حکم دیا۔ فارس کے عظیم شاعر اور دانش منہول حافظ شیرازی کو پیش کیا گیا۔ امیر تیمور ان کے دانش سے متاثر ہوئے۔ پھر امیر تیمور نے دریافت کیا کہ اپنے عظیم دانش وروں پر کیوں الزامات جاری ہوئے۔ حافظ شیرازی نے جواب میں بتایا کہ جب یہ دانش ور اپنے طریقے سے کائنات اور خدا کی تخلیقات کے بارے میں بات کرتے ہیں تو لوگ سمجھتے ہیں کہ ان کی بات سمجھنے کے، الزام دینے اور دنیا ایک ایسی شکل میں ہمارے سامنے ہے جہاں ہر شخص اپنے اختیار کے مطابق ظالم ہے جس کی واضح مثالیں ہمیں ہر ملک میں دیکھنے کو ملتی ہیں۔ صبح آکھ کھولتے ہی کوئی نیا واقعہ ہمیں خوش آمدید کہتا ہے۔

بعض معاشرے نئی ایجادات کی مخالفت کرتے ہیں۔ اسی لئے وہاں نئی سوچ پیش کرنے والوں نے ہر قسم کے حالات کا سامنا کیا۔ نئے خیالات جب عوام الناس کے منظور شدہ خیالات کے برعکس نکلتے پھر انہیں زبردست مخالفت کا سامنا کرنا پڑا انہیں کو دھمکیاں بھی ملیں اور کچھ تو نئے

بعض معاشرے نئی ایجادات کی مخالفت کرتے ہیں۔ اسی لئے وہاں نئی سوچ پیش کرنے والوں نے ہر قسم کے حالات کا سامنا کیا۔ نئے خیالات جب عوام الناس کے منظور شدہ خیالات کے برعکس نکلتے پھر انہیں زبردست مخالفت کا سامنا کرنا پڑا انہیں کو دھمکیاں بھی ملیں اور کچھ تو نئے



پاکستان کو 2040 تک 12 کروڑ نوکر یاں پیدا کرنے کی ضرورت ہے جن کا حصول ناممکن لگتا ہے۔ پاکستان بیورو آف سٹیتسٹکس کی رپورٹ کے مطابق ملک کے تقریباً 20 فیصد گریجویٹ طلباء روزگار نہیں، جن میں سے طلباء کی بیروزگاری کی شرح 41 فیصد تک ہے جبکہ مرد طلباء کی شرح 7 فیصد تک بڑھ گئی ہے جو محض ایک دہائی پہلے 4 فیصد تھی۔ اسی طرح انٹرمیڈیٹ پاس طلباء میں بیروزگاری کی شرح 11 فیصد ہو گئی ہے جو ایک دہائی پہلے 6.5 فیصد تھی۔ اقوام متحدہ کی ایک رپورٹ کے مطابق 77 فیصد پاکستانی طلباء روزگار کی خاطر اعلیٰ تعلیم تک نہیں پہنچ پاتے، جبکہ ڈگری حاصل کرنے والے 36 فیصد پاکستانی نوجوان اپنے مستقبل سے ناامید ہیں۔ لہذا جب ہمارے نوجوان ایسی سخت حالی سے گزر رہے ہوں تو ان کا ملک کیلئے سرمایہ بننا مشکل نظر آتا ہے۔

پاکستان جیسے ترقی پزیر ملک میں انسانی ترقی کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ آبادی کا بڑھتا ہوا دباؤ ہے۔ جو دیگر تمام رکاوٹوں کو جنم دے رہا ہے، کیونکہ بے کام آبادی کسی بھی ملک کے وسائل پر بوجھ بن جاتی ہے، اور کمزور معیشتیں تمام انسانوں پر سرمایہ کاری کی سکت نہیں رکھتیں جو نہ ہی سب کو معیاری خوراک، تعلیم، ہسپتال، روزگار وغیرہ سہولیات مہیا کرنے کی ضمانت نہیں دے سکتی ہیں۔ آج صورتحال یہ ہے کہ ہماری آبادی 23 کروڑ کے لگ بھگ ہے، ملک میں ہر 1 منٹ بعد ایک بچہ پیدا ہو رہا ہے، جبکہ فی جوا شرح پیدائش 3.6 ہے، جس حساب سے 2050 تک ہماری کل آبادی 45 کروڑ تک پہنچ جانے کا خدشہ

پاکستان جیسے ترقی پزیر ملک میں انسانی ترقی کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ آبادی کا بڑھتا ہوا دباؤ ہے۔ جو دیگر تمام رکاوٹوں کو جنم دے رہا ہے، کیونکہ بے کام آبادی کسی بھی ملک کے وسائل پر بوجھ بن جاتی ہے، اور کمزور معیشتیں تمام انسانوں پر سرمایہ کاری کی سکت نہیں رکھتیں جو نہ ہی سب کو معیاری خوراک، تعلیم، ہسپتال، روزگار وغیرہ سہولیات مہیا کرنے کی ضمانت نہیں دے سکتی ہیں۔ آج صورتحال یہ ہے کہ ہماری آبادی 23 کروڑ کے لگ بھگ ہے، ملک میں ہر 1 منٹ بعد ایک بچہ پیدا ہو رہا ہے، جبکہ فی جوا شرح پیدائش 3.6 ہے، جس حساب سے 2050 تک ہماری کل آبادی 45 کروڑ تک پہنچ جانے کا خدشہ



ارادوں اور آسودہ خواہشات کا نتیجہ ہوتی ہے۔ معاشرتی اصولوں یا تربیت کے باعث ہم بہت سے ارادوں کو پایہ تکمیل تک پہنچانے سے قاصر ہوتے ہیں۔ عدم تشدد کا فلسفہ انسان کو انسان و دیتی، امن، بھائی چارے اور خدا کے مخلوق چاہے اس کا تعلق کسی اور مذہب سے ہی کیوں نہ ہو، اس سے محبت کرنے کا درس دیتا ہے۔ زیادہ تر لوگ دوسروں کو اس وقت برداشت نہیں کرتے جب ان کی رائے ہماری رائے سے متضاد ہو۔ یہ لوگ اپنے خیالات سے متضاد رائے کا اظہار کرنے والوں کے ساتھ سختی سے سلنا چاہتے ہیں۔ منظور شدہ نظریات اور خیالات وقت کے ساتھ مقدس بن جاتے ہیں۔ اگر آپ ان کو چیلنج کرتے ہیں تو بھی مشکلات کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔

آج ہم جن کے کام کو سراہتے ہیں لیکن جب وہ زندہ تھے تب کیوں انہیں مشکلات کا سامنا کرنا پڑا؟ اب بھی کئی معاشروں میں مختلف نظریات رکھنے والے افراد کو برداشت نہیں کیا جاتا۔ لیکن دنیا میں ترقی اور خوش حالی ایسے لوگوں کی وجہ سے بھی ممکن ہوئی ہے جنہوں نے کچھ نیا سوچنے اور کرنے کی ضرورت کو اجاگر کیا۔ ہمیں ایک ایسی دنیا کی تخلیق کرنی چاہیے جہاں ترقیاتی سوچ کو خیر ہوا دیکھیں گے؟ ہمیں چاہئے کہ اب اس عمل سے مقدم کیا جائے اور اختلاف رائے کو برداشت کیا جائے نہ کہ چلا جائے۔ عدم برداشت کی ایک بڑی وجہ تعلیم اور شعور کی کمی ہے۔ آخر تک جہالت کی اندھیر نگری میں ہم انسانوں کو تباہ ہوا دیکھیں گے؟ ہمیں چاہئے کہ اب اس عمل سے نکل کر آگے بڑھنے کی کوشش کریں۔

ارادوں اور آسودہ خواہشات کا نتیجہ ہوتی ہے۔ معاشرتی اصولوں یا تربیت کے باعث ہم بہت سے ارادوں کو پایہ تکمیل تک پہنچانے سے قاصر ہوتے ہیں۔ عدم تشدد کا فلسفہ انسان کو انسان و دیتی، امن، بھائی چارے اور خدا کے مخلوق چاہے اس کا تعلق کسی اور مذہب سے ہی کیوں نہ ہو، اس سے محبت کرنے کا درس دیتا ہے۔ زیادہ تر لوگ دوسروں کو اس وقت برداشت نہیں کرتے جب ان کی رائے ہماری رائے سے متضاد ہو۔ یہ لوگ اپنے خیالات سے متضاد رائے کا اظہار کرنے والوں کے ساتھ سختی سے سلنا چاہتے ہیں۔ منظور شدہ نظریات اور خیالات وقت کے ساتھ مقدس بن جاتے ہیں۔ اگر آپ ان کو چیلنج کرتے ہیں تو بھی مشکلات کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔

آج ہم جن کے کام کو سراہتے ہیں لیکن جب وہ زندہ تھے تب کیوں انہیں مشکلات کا سامنا کرنا پڑا؟ اب بھی کئی معاشروں میں مختلف نظریات رکھنے والے افراد کو برداشت نہیں کیا جاتا۔ لیکن دنیا میں ترقی اور خوش حالی ایسے لوگوں کی وجہ سے بھی ممکن ہوئی ہے جنہوں نے کچھ نیا سوچنے اور کرنے کی ضرورت کو اجاگر کیا۔ ہمیں ایک ایسی دنیا کی تخلیق کرنی چاہیے جہاں ترقیاتی سوچ کو خیر ہوا دیکھیں گے؟ ہمیں چاہئے کہ اب اس عمل سے مقدم کیا جائے اور اختلاف رائے کو برداشت کیا جائے نہ کہ چلا جائے۔ عدم برداشت کی ایک بڑی وجہ تعلیم اور شعور کی کمی ہے۔ آخر تک جہالت کی اندھیر نگری میں ہم انسانوں کو تباہ ہوا دیکھیں گے؟ ہمیں چاہئے کہ اب اس عمل سے نکل کر آگے بڑھنے کی کوشش کریں۔

آج ہم جن کے کام کو سراہتے ہیں لیکن جب وہ زندہ تھے تب کیوں انہیں مشکلات کا سامنا کرنا پڑا؟ اب بھی کئی معاشروں میں مختلف نظریات رکھنے والے افراد کو برداشت نہیں کیا جاتا۔ لیکن دنیا میں ترقی اور خوش حالی ایسے لوگوں کی وجہ سے بھی ممکن ہوئی ہے جنہوں نے کچھ نیا سوچنے اور کرنے کی ضرورت کو اجاگر کیا۔ ہمیں ایک ایسی دنیا کی تخلیق کرنی چاہیے جہاں ترقیاتی سوچ کو خیر ہوا دیکھیں گے؟ ہمیں چاہئے کہ اب اس عمل سے مقدم کیا جائے اور اختلاف رائے کو برداشت کیا جائے نہ کہ چلا جائے۔ عدم برداشت کی ایک بڑی وجہ تعلیم اور شعور کی کمی ہے۔ آخر تک جہالت کی اندھیر نگری میں ہم انسانوں کو تباہ ہوا دیکھیں گے؟ ہمیں چاہئے کہ اب اس عمل سے نکل کر آگے بڑھنے کی کوشش کریں۔

آج ہم جن کے کام کو سراہتے ہیں لیکن جب وہ زندہ تھے تب کیوں انہیں مشکلات کا سامنا کرنا پڑا؟ اب بھی کئی معاشروں میں مختلف نظریات رکھنے والے افراد کو برداشت نہیں کیا جاتا۔ لیکن دنیا میں ترقی اور خوش حالی ایسے لوگوں کی وجہ سے بھی ممکن ہوئی ہے جنہوں نے کچھ نیا سوچنے اور کرنے کی ضرورت کو اجاگر کیا۔ ہمیں ایک ایسی دنیا کی تخلیق کرنی چاہیے جہاں ترقیاتی سوچ کو خیر ہوا دیکھیں گے؟ ہمیں چاہئے کہ اب اس عمل سے مقدم کیا جائے اور اختلاف رائے کو برداشت کیا جائے نہ کہ چلا جائے۔ عدم برداشت کی ایک بڑی وجہ تعلیم اور شعور کی کمی ہے۔ آخر تک جہالت کی اندھیر نگری میں ہم انسانوں کو تباہ ہوا دیکھیں گے؟ ہمیں چاہئے کہ اب اس عمل سے نکل کر آگے بڑھنے کی کوشش کریں۔

